بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
فون ۴۴۹
جلد ۷۲/۳۷ | ہفتہ ۱۰ جمادی الثانی ۱۴۰۳ھ ۲۶ امان ۱۳۶۲ ہش ۲۶ مارچ ۱۹۸۳ء | نمبر ۶۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرکزِ سلسلہ میں "یومِ حضرت مسیح موعودؑ" کے موقعہ پر عظیم الشان جلسہ کا انعقاد

جماعتِ احمدیہ کے جیّد علماء کرام نے حضرت مسیح موعود کی پاکیزہ سیرت اور کارناموں کے مختلف پہلو بیان کئے

جلسہ میں صدارت کے فرائض محترم صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے ادا کئے

ربوہ: ۲۳ امان/مارچ۔ یوم مسیح موعودؑ کے مبارک موقع پر آج یہاں مسجد مبارک میں لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کے زیرِ اہتمام ایک نہایت شاندار جلسہ منعقد ہوا جسکی صدارت محترم صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے کی۔ جلسہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے جیّد علمائے کرام نے خطاب کیا اور بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاکیزہ زندگی سیرت اور غلبۂ اسلام کے ضمن میں حضور علیہ السلام کے انقلاب انگیز کارناموں پر روشنی ڈالی اہلِ ربوہ نے بہت کثیر تعداد میں ذوق و شوق کے ساتھ جلسہ میں شمولیت کی۔

جلسہ کا آغاز صبح نو بجکر دس منٹ پر تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم حافظ قاری عاشق حسین صاحب نے کی۔ اس کے بعد محترم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل تحریک جدید نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم عارفانہ کلام ترنم سے سنایا۔ بعدازاں محترم مولانا غلام باری سیف صاحب نے "مقام مسیح موعودؑ" کے موضوع پر تقریر کی۔ انہوں نے کہا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقام کا خلاصہ اس طرح بیان کیا جا سکتا ہے کہ آپ نے اپنے آقا و مطاع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں اپنے آپ کو فنا کر رکھا تھا آپ فنا فی الرسولؐ کے انتہائی ارفع و اعلیٰ مقام پر فائز تھے۔ آپ اپنی مثال اس طرح دیتے تھے کہ جیسے آئینہ میں نظر آنے والا عکس ہو۔ جو اصل سے علیحدہ بھی ہے مگر اصل کے بغیر اس کا کوئی وجود ہی نہیں اس طرح سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جو بامرِ ربوبیت کا مقام عطا ہوا۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے الگ ہو کر نہیں بلکہ آنحضور کی پیروی اور اتباع کی برکت سے اور آنحضورؐ ہی کی فیض رسانی کے زندہ و درخشندہ ثبوت کے طور پر عطا ہوا۔

فاضل مقرر نے احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور ائمہ کرام کے بیان کردہ حوالوں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بلند مقام واضح کیا۔ اور خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے حوالوں سے اپنے مضمون کی وضاحت کی۔

ان کے بعد مکرم محمد رفیق صاحب نے کلام محمود سے ایک نظم ترنم سے سنائی۔ بعدازاں مکرم چوہدری شبیر احمد نے اپنی ایک نظم سنائی۔ جلسے کے دوسرے مقرر مکرم لئیق احمد صاحب طاہر تھے جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاکیزہ سیرت پر روشنی ڈالتے ہوئے سیدنا حضرت اقدسؑ کی پاکیزہ اور مطہر زندگی کے نہایت ایمان افروز اور روح پرور واقعات بیان کیے اور بتایا کہ سیدنا حضرت اقدسؑ کی زندگی کا نقطۂ مرکزی خدا تعالےٰ کی رضا کا حصول تھا۔ یہ پہلو آپ کی زندگی کے ہر شعبے پر حاوی نظر آتا ہے دوسری اہم بات یہ نظر آتی ہے کہ آپؑ کی زندگی تکلف اور تصنع سے یکسر پاک تھی۔ فاضل مقرر نے نہایت درجہ متاثر کن انداز میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں سے اہل سے سلوک، حلم، حوصلہ، عفو، صبر، خادموں سے حسنِ سلوک اور صبر و رضا کے واقعات سنائے۔

اس کے بعد صدر جلسہ محترم صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب نے سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک واقعہ سنایا جس سے حضرت اقدسؑ کی سادگی اور بے تکلفی کا احساس ہوتا تھا۔ بعدازاں مکرم سید صہیب احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام ترنم سے سنایا اس کے بعد مکرم امتیاز احمد صاحب نے "کلام محمود" سے ایک نظم ترنم سے سنائی۔ بعدازاں صدر جلسہ محترم صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب نے صبر کی تلقین اور صبر کے بے مثال نمونے کے اظہار کے لیے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کا ایک واقعہ سنایا۔

جلسے کے آخری مقرر محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت تھے۔ انہوں نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا انقلاب انگیز لٹریچر" کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ انہوں نے چار مختلف پہلوؤں سے اپنے مضمون کی وضاحت کی۔ فاضل مقرر نے غیر احمدی مشاہیر کے اقتباسات سے واضح کیا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے اسلام کی تائید میں زبردست لٹریچر پیدا کیا۔ اس کے ثبوت کے طور پر انہوں نے متعدد ایسی کتابیں حاضرین کے سامنے پیش کیں جن کے مصنفین نے حضرت مسیح موعودؑ کی کتب میں سے صفحوں کے صفحے نقل کیے ہوئے تھے۔ اور یہ عبارتیں مصنفین نے اپنی طرف منسوب کی ہوئی تھیں۔

آخر میں صدر جلسہ محترم صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب نے مختصر خطاب فرمایا اور بتایا کہ حضرت مسیح موعود کی زندگی میں عاجزی اور انکساری نمایاں صفت کے طور پر اپنے کمال کو پہنچی ہوئی نظر آتی ہے۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے اس ضمن میں سیرت حضرت مسیح موعودؑ میں سے دو ایمان افروز واقعے بھی سنائے۔

حضرت صاحبزادہ صاحب نے اپنی تقریر کے اختتام پر محترم مولوی دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت کی خدمت میں گزارش کی کہ وہ دعا کروائیں چنانچہ مولانا موصوف کے دعا کروانے کے بعد قریباً گیارہ بجے جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

اخبارِ احمدیہ

ربوہ: ۲۴ امان/مارچ۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

"گزشتہ رات سے ہائی بلڈ پریشر اور ضعف کی وجہ سے طبیعت بہت ناساز ہے"

احباب جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے آمین۔

○ میرے والد محترم چوہدری احمد دین صاحب جٹھہ جوگوٹھ مولوی عبدالسلام عمر ضلع نواب شاہ میں مقیم ہیں بعارضہ درد فم معدہ بیمار ہیں کمزوری بہت ہو گئی ہے احباب سے دردمندانہ درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ والد صاحب کو جلد کامل صحت اور لمبی بابرکت زندگی عطا فرمائے۔ آمین۔

(خاکسار نذیر احمد خادم قائد مجلس خدام الاحمدیہ علاقہ بہاول نگر از چک ۱۸۴ R۔ ضلع بہاول نگر)

حضور ایدہ اللہ کی مصروفیات

۱۹، ۲۰، ۲۱ مارچ ۱۹۸۳ء

ہمارے محبوب امام ہمام سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۹، ۲۰، ۲۱ مارچ ۱۹۸۳ء کے تین دنوں میں ۱۹۲ احباب کو ملاقات کا شرف بخشا ان میں ۱۷ فیملیز کے مرد و زن بھی شامل تھے۔ انفرادی طور پر حضور کے دیدار سے مشرف ہوئے اور حضور سے اہم معاملات پر راہنمائی حاصل کرنے والوں کے علاوہ ان ایام میں مہتمم مقامی مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کی مجلس عاملہ نے حضور سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ اس کے علاوہ جامعہ احمدیہ کے طلباء کے ایک گروپ اور لجنہ اماء اللہ کی کھلاڑیوں نے بھی حضور سے ملاقات کی۔ ان تین دنوں میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں تین ہزار چھپن خطوط موصول ہوئے۔ ان میں جماعتی دفاتر سے آئے ہوئے ۱۳۸ خطوط اور بیرونی ممالک سے آئے ہوئے ۲۴۲ خطوط بھی شامل ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان دنوں میں کل ۱۴۸۲ خطوط کے جوابات دیئے۔ ان میں سے ۶۰۵ خطوط حضور کے دستخطوں سے ارسال کیے گئے۔ اور باقی خطوط کے جوابات حضور کی ہدایت کے مطابق پرائیویٹ سیکرٹری نے دیئے۔

حضور پانچوں نمازیں حسب معمول مسجد مبارک میں پڑھاتے ہیں اللہ تعالےٰ ہمارے جان و دل سے پیارے آقا کو صحت و تندرستی والی لمبی عمر عطا کرے اور آپ کے ہاتھوں جلد از جلد غلبۂ اسلام کی منزل قریب سے قریب تر لے آئے۔ آمین۔

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴، پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقامِ اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ، قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۰ جمادی الثانی ۱۴۰۳ھ

۲۶ امان ۱۳۶۲ ہش

دُنیا کے سامانوں اور زینتوں سے استفادہ کی بنیادی شرط

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں دنیا اور اس کی زینتوں کے بارہ میں حقیقی مومنوں اور کافروں کے باہم دگر مختلف رویوں کا تفصیل سے ذکر کیا ہے اور بتایا ہے کہ کافر دنیا اور اس کی زینتوں کے ازحد دلدادہ ہوتے اور انہی کے ہو رہتے ہیں حتیٰ کہ انہی کی چاہت میں گھل گھل کر ختم ہو جاتے ہیں۔ برخلاف اس کے مومن ان دنیوی زینتوں سے اس رنگ میں اور اس حد تک فائدہ اٹھاتے ہیں کہ یہ حصول رضائے الٰہی میں ممد ثابت ہو سکیں۔ اس لئے ان کی زندگیوں میں ایسا مرحلہ کبھی نہیں آتا کہ وہ دنیا کی زینتوں کی محبت میں اس طرح گرفتار ہوں کہ گویا کافروں کی طرح ہر لحاظ سے سراسر انکے غلام بن جائیں۔

اللہ تعالیٰ پہلے دُنیا کی زینتوں کے بارہ میں کافروں کے رویہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَيَسْخَرُوْنَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝

(البقرہ آیت ۲۱۳)

ترجمہ:۔ جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ہے انہیں دنیوی زندگی خوبصورت کر کے دکھائی گئی ہے۔ اور وہ ان لوگوں سے جو ایمان لائے ہیں ٹھٹھا کرتے ہیں اور اس کے بالمقابل جن لوگوں نے تقویٰ اختیار کیا ہے وہ ان (کفار) پر قیامت کے دن غالب ہوں گے اور اللہ جسے چاہتا ہے بے حساب دیتا ہے۔

اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ دنیا اور اس کی زینتوں کے متعلق مومنوں کا رویہ کافروں کے رویہ سے مختلف ہوتا ہے۔ کافروں کا منتہائے مقصود زیادہ سے زیادہ دولت کمانا اور دنیا کی زینتوں سے فائدہ اٹھانا ہوتا ہے۔ اس لئے وہ دولت کے انبار اپنے گرد لگا لیتے ہیں اور دنیا کی زینتوں میں اس درجہ غرق رہتے ہیں کہ انہیں بھولے سے بھی خدا یاد نہیں آتا۔ برخلاف اس کے مومنوں کا منتہائے مقصود رضائے الٰہی کا حصول ہوتا ہے۔ وہ دنیا کی زینتوں سے اس حد تک ہی فائدہ اٹھاتے ہیں کہ وہ رضائے الٰہی کے حصول میں نہ صرف یہ کہ روک نہ بنیں بلکہ ممد و معاون ثابت ہوں۔ چونکہ مومنوں کو دولت جمع کرنے میں اتنی دلچسپی نہیں ہوتی جتنی رضائے الٰہی کے حصول میں ہوتی ہے اس لئے کافر مومنوں کا مذاق اڑاتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ یہ بلاوجہ اپنے آپ کو دنیا کے عیش و آرام سے محروم کر رہے ہیں۔

مومنوں اور کافروں کے نقطۂ نظر اور رویہ میں اس اختلاف کی بنیادی وجہ پر بھی اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں روشنی ڈالی ہے اور بتایا ہے کہ جہاں تک دنیا کی زینتوں سے استفادہ کی خواہش کا تعلق ہے وہ انسان کی فطرت میں ودیعت کی گئی ہے۔ کافر اس خواہش کو اس حد تک پنپنے دیتا ہے کہ وہ بے لگام ہو کر اسے اپنا غلام بنا لیتی ہے۔ یہاں تک کہ وہ دنیا کی زینتوں میں الجھ کر سراسر اباحتی زندگی گزارنے لگتا ہے۔ برخلاف اس کے ایک مومن اپنے ایمان باللہ اور ایمان بالآخرت کے زیر اثر تقویٰ کی راہ پر گامزن ہوتا ہے۔ اس لئے وہ دنیا کی زینتوں سے استفادہ کی خواہش کی تہذیب و تعدیل کر کے اسے ایک خاص حد سے آگے نہیں بڑھنے دیتا۔ وہ حد کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ وہ حد یہ ہے کہ ایک مومن دنیا کی زینتوں سے صرف اس حد تک ہی استفادہ کرتا ہے کہ اس استفادہ کے نتیجہ میں آخرت کا اجر جو ان زینتوں سے کہیں بہتر اور بڑھ کر ہے ضائع نہ ہونے پائے۔

اس کا اصل مقصود آخرت کا اجر ہوتا ہے نہ کہ دنیا کی زینتوں سے استفادہ۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ دنیوی زینتوں سے استفادہ کی فطری خواہش کا نیز ایک طرف اس کی تہذیب و تعدیل کا اور دوسری طرف اس کی بے لگامی کے نتیجہ میں مومنوں اور کافروں کے رویہ میں رونما ہونے والے اختلاف کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ؕ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ ۝ قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ ؕ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَاَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۝

(آل عمران آیت ۱۵-۱۶)

ترجمہ:۔ لوگوں کو (عام طور پر) پسند کی جانے والی چیزوں کی یعنی عورتوں اور بیٹوں اور سونے اور چاندی کے محفوظ خزانوں اور خوبصورت گھوڑوں اور مویشیوں اور کھیتی کی محبت اچھی شکل میں دکھائی گئی ہے (لیکن اگر تم ان چیزوں کی بجائے اللہ کو اپنا مقصود بنا لو تو تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ) یہ تو دنیوی زندگی کا سامان ہے۔ اور اللہ تو وہ (ذات) ہے جس کے پاس نہایت عمدہ ٹھکانہ ہے (اس لئے اے رسول!) تُو (لوگوں سے) کہہ کیا میں تمہیں اس سے بھی بہتر چیز بتاؤں؟ جو لوگ تقویٰ اختیار کریں (یعنی ان مرغوب و دلپسند چیزوں سے استفادہ کو تقویٰ کے ساتھ مشروط رکھیں) ان کے لئے ان کے رب کے پاس ایسے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ وہ ان میں بسیں گے اور (نیز ان کے لئے) پاک بیویاں اور اللہ کی رضا (مقدر) ہے اور اللہ اپنے بندوں کو دیکھ رہا ہے۔ (کہ کون اس ورلی زندگی کے سامانوں کا ہی ہو رہتا ہے اور ان میں سے کون ہے جو خدا تعالیٰ اور اس کی رضا کو اپنا مقصود بنا کر ورلی زندگی کے سامانوں سے فائدہ اٹھانے میں تقویٰ کو ملحوظ رکھتا ہے)

اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ مومن تقویٰ کے وصف سے متصف ہوتے ہیں اس لئے وہ دنیوی زندگی کے سامانوں اور زینتوں سے اس حد تک ہی فائدہ اٹھاتے ہیں کہ جس کے نتیجہ میں وہ رضائے الٰہی اور آخرت کے انعام کے مستحق قرار پا سکیں۔ برخلاف اس کے کافر منتہائے مقصود ورلی زندگی کی زینتیں ہوتی ہیں۔ وہ انہی میں محو رہتے ہیں اور ان میں اپنے حد سے زیادہ استغراق کی وجہ سے اپنے آپ کو آخرت کی بدرجہا بہتر اور دائمی نعمتوں سے محروم کر لیتے ہیں اور اس طرح سراسر خسارہ میں رہتے ہیں۔ اس سے ورلی زندگی کی زینتوں کے متعلق مومنوں اور کافروں کے رویوں کا فرق ظاہر و باہر ہے۔

پھر ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے دنیوی زینتوں سے استفادہ میں مومنوں اور کافروں کے رویوں میں پائے جانے والے فرق کو واضح کرنے پر ہی اکتفا نہیں کیا ہے بلکہ تقویٰ کی راہ پر گامزن ہونے کے نتیجہ میں مومنوں میں پیدا ہونے والے ان اوصاف کا بھی ذکر کیا ہے۔ جن کی وجہ سے دنیوی زینتوں سے استفادہ میں حد اعتدال سے آگے بڑھنا ان کے لئے ممکن نہیں رہتا۔ چنانچہ وہ اگلی ہی آیات میں ایسے ہی متقیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

اَلَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ اَلصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْمُنْفِقِيْنَ وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ ۝

(آل عمران آیات ۱۷، ۱۸)

ترجمہ:۔ (دنیوی زینتوں پر رضائے الٰہی اور آخرت کے اجر کو ترجیح دینے والے یہ متقی وہ لوگ ہیں) جو کہتے ہیں (یعنی جو دعائیں کرتے رہتے ہیں) کہ اے ہمارے رب!

(باقی دیکھیں صفحہ ۴ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت کا انتہائی شفیق باپ

مکرمہ سیدہ نسیم سعید صاحبہ ۔ راولپنڈی

دنیا میں یوں تو کروڑوں لوگ آتے ہیں اور چلے جاتے ہیں۔ لیکن ان میں سے بعض وجود ایسے ہیں جو خدا تعالیٰ کے خاص مقرب برگزیدہ اور چنیدہ ہوتے ہیں۔ جیسے انبیاء اور ان کے خلفاء جن کی معطر یادیں انسانی ذہنوں میں ہمیشہ تازگی شگفتگی اور زندگی پیدا کرتی رہتی ہے۔ جن کی اعلیٰ تعلیمات جن کے قیمتی اقوال اور جن کے حسنِ سلوک کے نمونے قابلِ تقلید اور قابلِ ستائش ہوتے ہیں۔ ایسے ہی ایک انتہائی پیارے وجود سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ تھے۔

آپ جماعت احمدیہ کے افراد کے لیے ایک انتہائی شفیق باپ تھے۔ ان کی تکالیف سے بے چین ہو کر ان کے لیے متضرعانہ دعائیں کرنے والے ان کی خوشیوں اور مسرتوں میں ان کے ساتھ خوش ہونے والے انکی دینی و دنیاوی ترقیات کے نئے سے نئے منصوبے بنانے اور ان کو عملی جامہ پہنانے والے۔ ان کی نسلوں کی تربیت پر خصوصی توجہ کر کے ان کے گھروں کو پرسکون اور جنت نظیر بنانے والے آپ کے بے شمار بیمثال اور بے نظیر کارنامے ہیں جو رہتی دنیا تک تاریخ احمدیت و اسلام میں سنہری حروف سے لکھے جائیں گے۔

میں تو یہاں صرف اپنے ان جذبات کو کسی حد تک قلمبند کرنے کی کوشش کروں گی جو ایک شفیق روحانی باپ کی شفقتوں کے نتیجے میں میں نے محسوس کیے۔ اور جس احساس میں پوری جماعت ہی شریک ہے۔ بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ ہم میں سے ہر ایک یہ سوچتا ہے کہ وہ مجھ پر زیادہ شفقت فرماتے تھے۔

ہوا یوں کہ میری والدہ بیگم شفیع احمد مرحومہ آخری دنوں میں کینسر کی وجہ سے بیمار تھیں حضور جون ۱۹۷۰ء میں دورۂ افریقہ سے تشریف لائے۔ ربوہ آئے ہوئے آپ کو ایک دن ہوا تھا۔ والدہ مرحومہ کے دل میں حضور سے ملاقات کی خواہش نے شدت پکڑی۔ ان کی خواہش کے احترام میں ہم بہن بھائی انہیں ربوہ لے گئے۔ ملاقات کے لیے درخواست بھیجی جو منظور نہ ہوئی کیونکہ ملاقاتیں بند تھیں۔ قدرتی بات تھی کہ حضور اس قدر تھکے ہوئے تھے کیسے ملاقات ہوتی؟ ہم لوگ فوراً واپس لاہور آ گئے۔ دو دن کے بعد والدہ مرحومہ کی وفات ہو گئی۔ لاہور سے ہم نے ٹیلیفون پر حضور سے نمازِ جنازہ پڑھانے کی اجازت مانگی۔ جو حضور نے کمال شفقت سے منظور فرمائی۔ ۱۲ جون ۱۹۷۰ء (جمعہ) کو تاریخی خطبہ تھا۔ "نصرت جہاں آگے بڑھو" کی اسکیم کا آپ نے اعلان فرمایا خطبہ بھی لمبا تھا گرمی بھی شدید تھی۔ حضور نے دوپہر کا کھانا ابھی تناول فرمانا تھا۔ (حضور کا طریق تھا کہ جمعہ پڑھا کر حضور کھانا تناول فرماتے تھے) ان سب باتوں کے باوجود آپ نے والد مرحومہ کا جنازہ پڑھایا۔ اور میرے بھائیوں سے انتہائی شفقت و محبت سے تعزیت کرتے ہوئے فرمایا کہ مجھے کیا معلوم تھا کہ "وہ بیمار تھیں۔ ملاقات کی چٹ پر تم لوگوں کو لکھنا چاہیے تھا۔ کہ کینسر سے بیمار ہیں" بار بار آپ نے یہ جملہ دہرایا "مجھے بہت افسوس ہے میں ان سے کیوں نہ ملا"۔ آپ کو نہ ملنے کا بہت افسوس رہا۔ چنانچہ جب خواتین مبارکہ میں سے بعض نے مجھ سے تعزیت کی تو بتایا کہ "حضور کو تمہاری امی سے نہ ملنے کا بہت قلق رہا"۔ ملاقات نہ ہونے پر والدہ مرحومہ نے بڑے صبر و سکون سے فرمایا کہ اس میں ہی بہتری ہو گی۔ اس وقت میری سمجھ میں ان کا یہ جملہ نہ آیا۔ اب میں سوچتی ہوں واقعی بہتری اسی میں تھی۔ کیونکہ ملاقات ہو جاتی تو حضور کو وہ تاسف اور خیال نہ ہوتا جس کے نتیجے میں یقیناً آپ نے ان کی مغفرت کے لیے بہت دعا کی ہو گی۔ میرے اشکبار دلفگار بھائیوں کو گلے سے لگا کر فرمایا۔ "کیوں روتے ہو؟ میں تمہارا باپ اور تمہاری ماں ہوں" اور پھر حضور نے نہ صرف روحانی باپ بن کر ہی دکھایا بلکہ زندگی میں ہم بہن بھائیوں کو خصوصی پیار اور شفقت ہمیشہ عنایت فرمائی۔

۱۹۸۰ء میں مشاورت کے دوران حضور پر گردے کی تکلیف کا حملہ ہوا۔ ڈاکٹری مشورے کے مطابق آپ سے ملاقاتیں بند کر دی گئیں تھیں۔ کیونکہ بیماری سے آپ بہت ضعف محسوس کرتے تھے۔ ادھر میرے بڑے بھائی ڈاکٹر سید برکات احمد (جو بیرونِ پاکستان قیام پذیر ہیں) کی بیٹی کے نکاح کی اجازت (ایک نو احمدی نوجوان سے) حضور سے لینی تھی لیکن ہمت نہ ہوتی تھی کہ میں حضور کو جا کر تکلیف دوں۔ ادھر بھائی کی سونپی ہوئی ایک اہم ذمہ داری آخر ہمت تذبذب کے بعد میں ربوہ چلی گئی کہ بھائی کو میں جواب تو دے دوں گی۔ کہ میں ربوہ ہو آئی ہوں۔ یا قسمت یا نصیب شاید باریابی کی سعادت مل جائے دعائیں کرتی ڈرتی ہوئی میں قصرِ خلافت کی ڈیوڑھی پر پہنچی حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سے ملاقات کی درخواست لکھ کر بھیج دی۔ تھوڑی دیر میں بلاوا آ گیا۔ حضرت بیگم صاحبہ سے حضور کی خیریت دریافت کر کے ڈرتے ڈرتے مختصر صورتحال عرض کی اور بھائی کا خط دے دیا کہ حضور کی طبیعت بہتر ہو تو حضور کی خدمت میں پیش کر دیجیے گا۔ میں جواب کے لیے دو تین دن ربوہ ٹھہر جاؤں گی بیگم صاحبہ نے شفقت سے فرمایا تم ابھی ذرا ٹھہرو میں ابھی بتاتی ہوں۔ تھوڑی دیر میں آپ اپنی مخصوص مسکراہٹ کے ساتھ تشریف لائیں کہ تم کو حضور بلا رہے ہیں میں دعائیں کرتی کمرے سے ملحق برآمدے میں آئی تو دیکھا ہماری جانوں سے پیارے ہمارے روحانی شفیق باپ متبسم کھڑے ہیں۔ مجھے خط کا لفافہ دکھاتے ہوئے فرمایا "پڑھو میں نے اس پر کیا لکھا ہے"۔ میں عینک ساتھ لے کر نہیں گئی تھی۔ اس لیے عرض کیا حضور عینک کے بغیر نہیں پڑھ سکتی۔ فرمایا میں نے لکھ دیا ہے "اجازت دی جاتی ہے" جاؤ ابھی لے جاؤ (صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب کے پاس وہ ابھی تم کو صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کے نام اجازت نامہ لکھ کر دے دیں گے"۔ حضور کے اس کمال درجہ شفقت محبت توجہ کے سلوک سے میرے بے اختیار آنسو نکل آئے اور میں حضور کے لیے زیرِ لب دعائیں کرتی چند لمحے مبہوت کھڑی رہی۔ حضور نے فرمایا کھڑی کیوں ہو! جلدی جاؤ۔ تمہارے بھائی نے لکھا ہے جلد تار دو" میں اپنے پیارے محسن باپ کے لیے بے حساب دعائیں کرتی چلی آئی اور سوچتی تھی کہ یا تو یہ ڈر تھا کہ اول تو بیگم صاحبہ ہی ناراض ہوں گی کہ تم کتنی بے حس ہو کہ حضور بیمار ہیں اور تم بے آرام کرنے چلی آئی ہو اور اگر بیگم صاحبہ خط لے بھی گئیں تو ابھی اجازت کہاں ملے گی۔ حضور کی صحت بحال ہو گی پھر خط دیکھیں گے (خط خاصا لمبا تھا) چلو مہینہ بیس دن تو ضرور لگ جائیں گے اور کہاں شفیق باپ بچوں کی ضروریات کے پورے احساس سے بے چین اور اپنا آرام چھوڑ کر اپنی روحانی اولاد کے لیے فکرمند اپنی بیماری کا خیال کیے بغیر خود ہی اٹھ کر ملنے چلے آئے۔ لاکھوں کروڑوں سلام اور رحمتیں اور برکتیں ہوں ہمارے پیارے محسن شفیق روحانی باپ پر۔ اسی طرح ایک دفعہ حضور اجتماع کے دنوں میں انتہائی مصروف تھے اور میں نے بیگم صاحبہ سے عرض کر دیا کہ میں تو الگ حضور سے ملاقات کروں گی۔ بیگم صاحبہ کے منع کرنے پر میں واپس لوٹ رہی تھی کہ حضور کی پُرشوکت اور پیاری آواز "واپس آؤ" واپس آؤ" میرے کانوں میں آئی اور میں نے سراپا تشکر بن کر حضور سے دعائے خاص کے لیے عرض کیا۔

آپ کی شفقت و محبت پدرانہ کے بے حساب واقعات ہیں جن کی انتہائی شیریں اور معطر یادیں ہمیشہ بے انداز دعاؤں کا موجب بنتی رہیں گی اور مجھ پر ہی کیا موقوف ہے جماعت کا ہر فرد سوچتا ہے کہ حضور رحمہ اللہ تعالیٰ جس قدر اس پر پدرانہ شفقت اور مہربانی فرماتے تھے اتنی تو شاید کسی اور پر نہیں فرماتے ہوں گے۔ آپ تو خدائے رحیم و کریم کے رنگ میں رنگین وہ شفیق و رحیم باپ تھے جس کا پیار اور لطف و کرم ایک بدلی کی طرح ہر جگہ کو سیراب کرتا تھا آپ جماعت کی فکروں اور تکلیفوں کو ایک باپ سے زیادہ محسوس کرتے تھے۔ ۱۹۷۴ء میں حضور احباب جماعت کے لیے انتہائی پُرسوز دعائیں کرتے اتنی کہ کئی راتیں آپ ان کی فکروں اور دعاؤں میں سوئے نہیں۔ یقیناً حقیقی باپ بھی اس قدر دعائیں اولاد کے لیے نہیں کرتے ہوں گے جتنی ہمارا محسن و شفیق باپ ہمارے لیے کر گیا۔ آپ اپنی روحانی اولاد کو دین و دنیا میں سربلند کامیاب و کامگار خدا تعالیٰ کے پیارے اور مقرب دیکھنا چاہتے تھے آپ نے ذکرِ الٰہی کی تحریکات پر اس قدر زور دیا کہ جماعت کا کوئی فرد شاید ہی ہو گا جو ذکرِ الٰہی کی کثرت کا عادی نہ ہوا ہو۔ یہ ذکرِ الٰہی کی تاکید و تحریک کوئی نئی نہیں یہ حکم خداوندی، سنتِ رسول، سنتِ مسیح موعود اور عمل خلفاء ہے پہلے بھی لوگ یقیناً ذکرِ الٰہی کرتے ہوں گے۔ لیکن ہمارے اس روحانی باپ کی بار بار کی تحریک و تلقین سے جماعت احمدیہ کے مرد و زن بچے و بوڑھے سب ہی کثرت سے رات دن ذکرِ الٰہی میں مصروف ہیں اور خدا تعالیٰ کے بے حساب فضلوں کے وارث بن رہے ہیں۔

اپنے روحانی بچوں کی تربیت اور نوجوانوں کی اصلاح کی فکر ہمیشہ دامنگیر رہتی لیکن پچھلے چند سالوں سے آپ نے ان پر خصوصی توجہ دینی شروع کی۔ آپ نے ان میں دنیاوی علوم حاصل کرنے میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی روح بیدار کرنے کے لیے اعلان فرمایا کہ ہمارے جو طلبہ پرائمری کے امتحان سے لیکر یونیورسٹی کے درجہ تک بورڈ اور یونیورسٹیز میں نمایاں پوزیشن لیں گے ان کو حضور انعامات خاص سے نوازیں گے۔ اس تحریک کے نتیجہ میں ہماری نوجوان نسل میں ایک نئی روح اور نیا جذبہ بیدار ہوا اور نتائج پہلے سے زیادہ شاندار نکلنے شروع ہو گئے۔ پھر حضور نے ارشاد فرمایا کہ طلباء امتحانات دیکر فارغ نہ بیٹھیں کوئی نہ کوئی ہنر سیکھیں۔ شارٹ ہینڈ ٹائپنگ مختلف زبانیں، مختلف علوم جسمانی باپ سے زیادہ ہمارے اس روحانی باپ کو بچوں کے اوقات، ان کی تعلیم۔ ان کی صحت ان کے اخلاق، ان کے کردار اور روحانیت کی فکر ہر وقت دامن گیر رہتی۔

سراپا شفقت و محبت مجسم حسن و احسان ہمدرد غمخوار باپ جس نے جماعت کی روحانی ماں اور اپنی پیاری شریک حیات کی وفات کا غم اکیلے ہی برداشت کرنے کی سعی کی اپنی جسمانی اولاد کو بھی تسلیاں دیں کہ دیکھو رونا نہیں صبر و شکر کے دامن کو تھامو۔ اور روحانی اولاد کو بھی تسلیاں دیں کہ "بلانے والا جانے والے سے زیادہ پیارا ہے اس کی رضا پر راضی رہو"۔ پوری جماعت حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کے دلی غم کا اندازہ کر کے بیقرار بے چین اور اشکبار تھی اور پوری جماعت کا باپ ان کو تسلی و تشفی دیتے ہوئے ایک عظیم چٹان کی طرح عظیم جدائی کے صدمہ کے تند و تیز طوفان کا مقابلہ کر رہا تھا۔ غمگین دلوں پر پیار اور ہمدردی کے پھاہے رکھنے والا شفیق ہمدرد روحانی باپ ہم کو روتا بلکتا چھوڑ کر ہم سے جدا ہو گیا۔ اے پیارے خدا! ہمارے پیارے محسن روحانی باپ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کو اپنے قربِ خاص میں اپنے پیارے محبوب حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم۔ حضرت مسیح موعود حضرت مصلح موعود کے قرب میں جگہ دینا دنیا سے غلبہ اسلام کی خوشخبریاں روز ہی حضور کے دل کو راحت و سکون دینے کے لیے بھیجیں۔ آمین۔ (مزید ۴ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نظامِ خلافت کس قدر بابرکت نظام ہے جسمانی باپ کی موت کے بعد اولاد یتیم و بے سہارا ہو جاتی ہے۔ لیکن یہ کیسا پیارا سلسلہ اور کتنا پیارا نظام ہے ایک انتہائی شفیق باپ داغ مفارقت دیتا ہے۔ جماعت کی جماعت زلزلہ یتیمی سے متاثر ہوتی ہے شفیق باپ کی یاد میں اشکبار اور دلفگار ہوتی ہے اس کی محبت اور حسنِ سلوک کی باتیں یاد کر کر کے دل غم و الم سے پھٹنے لگتے ہیں یتیمی کے صدمے اور خوف و ڈر سے کانپتے ہوئے خدا تعالیٰ کے آگے اس خوف و حزن کو امن و سلامتی سے بدلنے کے لیے گریہ محو دعا ہو جاتے ہیں کہ ایک باپ کو بلانے والا پیارا خدا دوسرا رحیم و کریم شفیق باپ عنایت فرماتا ہے خوف زدہ محزون دل ایک دم خدا تعالیٰ کی حمد کے ترانے گاتے ہوئے اس نئے روحانی باپ کے حلقہ بگوش ہو جاتے ہیں۔ اس کے فدائی اور شیدائی بن جاتے ہیں۔ دنیا میں کوئی انسان ایسا نہیں ہوگا۔ جس کا باپ داغ مفارقت دے جائے تو دوسرا آکر گلے لگا لے۔ اس کے سر پر شفقت و محبت کا ہاتھ رکھ دے۔ لیکن یہ کیسا پیارا نظام ہے۔

جماعت کی جماعت چند ساعتوں کے لیے یتیمی کے احساس خوف و خدشات اور رنج و الم سے دوچار ہو جاتی ہے تو دوسرا شفیق رحیم و کریم روحانی باپ اس کی پرورش اور نگرانی کے لیے پہنچ جاتا ہے۔

اے جانے والے باپ! آپ پر خدا تعالیٰ کی بے حساب رحمتیں اور برکتیں ہر لحہ اور ہر آن برستی رہیں۔ ہر روز اسلام کے عالمگیر غلبہ کی مہمات کی کامیابیوں کی خوشخبریاں آپ کو پہنچتی رہیں۔ آپ کی جسمانی اور روحانی اولاد آپ کے لیے صدقہ جاریہ بن جائے۔ آمین۔

اور اے آنے والے محبوب روحانی شفیق باپ! خدا تعالیٰ کے کروڑہا فرشتے روح القدس کے ساتھ خدا تعالیٰ کی خاص الخاص تائید و نصرت کے ساتھ ہر لمحے اور ہر آن ہر دھڑکن اور ہر سانس آپ پر سایہ فگن رہیں۔ اور آپ کی روحانی اولاد قدم بقدم آپ کی شیدائی و فدائی جانثار اور وفادار رہے آمین۔ حتیٰ کہ تمام دنیا حلقہ بگوش اسلام ہو جائے آمین اللّٰھم آمین

(بقیہ اداریہ صفحہ ۲)

ہم یقیناً ایمان لے آئے ہیں تو ہمارے قصور (اور کوتاہیاں) معاف کر دے اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا لے۔ (یہ وہ لوگ ہیں) جو صبر کرنے والے اور سچ بولنے والے اور فرمانبردار اور (خدا کے لئے اپنے اموال) خرچ کرنیوالے اور راتوں کے آخری حصوں میں (اٹھ کر) استغفار کرنے والے ہیں۔

ان سب آیات سے ظاہر ہے دنیوی سامانوں اور زینتوں سے استفادہ کی خواہش انسان کی فطرت میں ودیعت کی گئی ہے۔ اسلام فطرتی مذہب ہے وہ کسی فطری جذبہ کو دباتا اور کچلتا نہیں بلکہ ہر فطری جذبہ کی تہذیب و تعدیل کر کے اسے اس رنگ میں بروئے کار لانے کی تعلیم دیتا ہے جس کے نتیجہ میں انسان کسی جذبہ سے مغلوب نہ ہونے پائے بلکہ راہِ اعتدال پر گامزن ہو کر ان فطری جذبوں کو اعلیٰ مقاصد کے حصول کا ذریعہ بنائے۔ اسی لئے اس نے مومنوں کو اس امر کا پابند کیا ہے کہ وہ دنیوی سامانوں اور زینتوں سے اس حد تک اور اس رنگ میں استفادہ کریں کہ عند اللہ وہ آخرت کی دائمی خوشحالی کے وارث قرار پا سکیں۔ یہ جبھی ممکن ہے کہ وہ بہر صورت و بہر حال ضبطِ نفس سے کام لینے والے، صداقت شعار، اللہ کے فرمانبردار رات کے آخری حصوں میں اٹھ اٹھ کر استغفار کرنے والے اور خدا تعالیٰ اور اس کے دین کی راہ میں اپنے اموال کرنے والے بنے رہیں۔

بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان میں داخلہ

بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان میں ایم اے۔ ایم ایس سی میں مندرجہ ذیل شعبوں میں داخلہ شروع ہے۔ ایم اے (معاشیات، انگلش، پولیٹیکل سائنس، ہسٹری، اردو، فارسی) ایم ایس سی (فزکس کیمسٹری، ریاضی، سٹیٹسٹکس) اور بی فارمیسی سال اوّل اور ایم بی اے فرسٹ سمسٹر۔ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ ۶ اپریل ۱۹۸۳ء ہے۔ امیدوار کے پاس مندرجہ ذیل کاغذات کی دو فوٹو سٹیٹ کاپیاں اور دو عدد فوٹو پاسپورٹ سائز مصدقہ ہونی چاہئیں۔ تعلیمی اسناد میٹرک تا بی۔ اے۔ بی۔ ایس۔ سی مع کیریکٹر سرٹیفکیٹ، مائیگریشن، ڈومیسائل اور میڈیکل سرٹیفکیٹ۔

پراسپکٹس کی قیمت ۱۰ روپیہ ہے۔ فارم خود جمع کروانا ہوں گے۔

(ذوالقرنین جنجوعہ جنرل سیکرٹری احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن ملتان (کوسموس) حسین آگاہی نزد مسجد احمدیہ ملتان شہر)

ضروری اعلان برائے جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ ۱۹۸۳ء مطابق ۱۳۶۲ ہش کے پروگرام کے واسطے احباب جماعت نظارت ہذا کو ۲۰ اپریل تک ایسے عناوین بھجوا دیں جن پر ان کے خیال میں تقاریر ہونی چاہئیں

(ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ)

بیلجیم میں جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد

(موصولہ وکالت تبشیر)

مکرم صالح محمد خان صاحب مبلغ اطلاع دیتے ہیں کہ بیلجیم میں خدام الاحمدیہ کی تنظیم قائم کی گئی۔ اس کے نتیجہ خدام فعال ہو گئے۔ چنانچہ انہوں نے اپنے خرچ پر ایک تعارفی تبلیغی کارڈ چھپوایا جس میں مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی خوشخبری احباب کو دی گئی۔

۳۱ دسمبر کی شام کو خدام نے کلوا جمیعاً کے پروگرام کو ترتیب دیا۔ اس ضمن میں یہ ان کی پہلی کوشش تھی جس میں خدام نے بڑھ چڑھ کر دلچسپی کا اظہار کیا۔

خدام نے پندرہ جنوری کو سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جلسہ مشن ہاؤس میں منعقد کیا۔ تلاوت و نظم کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی پر مختلف مقررین نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ حضور کے بچپن پر نیشنل قائد صاحب نے، جوانی کے ایام پر نو احمدی شیخ محمد انور اقبال صاحب نے، قبل از وقت نبوت کے زمانہ پر قریشی جمیل احمد صاحب طاہر نے اور عزیز بشیر الدین محمود نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

آخر میں مکرم صالح محمد صاحب نے نوجوانوں کو حضور کے اسوہ حسنہ پر عمل کرنے کی تلقین کی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کی رو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارفع مقام بیان کیا۔ آخر میں آپ نے نوجوانوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق پیدا کرنے کی تلقین کی۔ اس ضمن میں آپ نے فرمایا آج شام تک آپ کثرت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

۲۰ فروری کو احمدیہ مسلم مشن ہاؤس برسلز (بیلجیم) میں مصلح موعود کی پیشگوئی کے بارہ میں جلسہ منعقد ہوا۔ چونکہ اس روز حسنِ اتفاق سے اتوار کا دن تھا۔ اس لئے احباب بہت کثرت سے اس جلسہ میں شریک ہوئے۔ جلسہ پونے تین بجے دوپہر سے شروع ہو کر پونے دو گھنٹہ تک جاری رہا۔ پیشگوئی کے بارہ میں تلاوت و نظم کے بعد تین تقاریر ہوئیں۔ رضی اللہ مبارک نے "نور آتا ہے نور" کے موضوع پر عزیز شیخ محمد انور اقبال جنہوں نے جماعت میں داخل ہو کر اپنے اندر غیر معمولی تبدیلی پیدا کی ہے۔ پیشگوئی کے نتیجہ میں جماعت کی ذمہ داریوں پر، اور مدثر احمد خان نے حضرت مصلح موعود اور مجلس خدام الاحمدیہ کے عنوان پر تقریر کی۔ چوتھی تقریر شمس تیجو آف ماریشس حال مقیم فرانس نے فرانسیسی زبان میں ماریشس میں احمدیت اور حضرت مصلح موعود کے موضوع پر کی۔

آخر میں مکرم صالح محمد خان صاحب نے پیشگوئی کے پس منظر پر تقریر کی یہ بابرکت تقریب دعا پر ختم ہوئی۔

مسجد فضل واشنگٹن میں ایک مجلس

جماعت امریکہ کے اخبار "احمدیہ گزٹ" جنوری ۸۳ء میں یہ خبر شائع ہوئی کہ:۔

۲۵ دسمبر ۱۹۸۲ء بروز ہفتہ جب امریکہ کے عیسائی ایک خوشگوار رخصت منا رہے تھے۔ جماعت احمدیہ ساؤتھ ایسٹ ریجن امریکہ کے احمدی احباب بڑی تعداد میں امریکہ کے دارالحکومت واشنگٹن میں جماعت احمدیہ کے مرکز مسجد "فضل" میں "انسانی معاشرہ اور سوسائٹی میں خاندان کی اہمیت" کے موضوع پر غور و خوض کرنے کے لئے اکٹھے ہوئے۔

"فیملی ڈے" کا افتتاح ریجنل صدر مکرم رفیع یحییٰ شریف نے خاندان کی اکائی کی اہمیت سے کیا۔ پہلا اجلاس ظہر کی نماز کے بعد ہوا۔ جس میں پندرہ سال سے کم عمر کے بچوں اور بچیوں کے علیحدہ علیحدہ تلاوت قرآن کریم، عام معلومات اور مطالعہ حدیث کے مقابلوں کے علاوہ تقریری مباحثے بھی ہوئے جن میں اوّل دوم آنے والے بچوں اور بچیوں کو انعامات دیئے گئے۔

خدام یعنی پندرہ سے چالیس سال کی عمر کے نوجوانوں نے موقعہ کی مناسبت سے "مسرور گھرانہ" کے موضوع پر تقاریر کیں۔ ریفرشمنٹ کے بعد مندرجہ ذیل چھ موضوعات پر احباب نے تقاریر کیں۔

صحت مند عادات: مکرم ڈاکٹر لئیق احمد صاحب ٭ بیویوں سے حسن سلوک: مکرم سلیم بہمن صاحب
لباس اور اچھی عادات: الحاج منور سعید صاحب ٭ افرادِ خاندان میں باہمی ربط: چوہدری اللہ بخش صاحب
خواتین کا کردار بلحاظ ماں: مبشر احمد صاحب ٭ ٹیلی وژن: مکرم یحییٰ شریف صاحب

تقاریر کے بعد سوال و جواب کا سلسلہ بہت دلچسپ اور مفید رہا

نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی کے بعد جماعت واشنگٹن نے باہر سے آنے والے احباب کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا۔

خدا نے توفیق عطا فرمائی تو یہ مفید اور بامقصد پروگرام ہر سال منعقد ہوا کرے گا۔ انشاء اللہ

(وکالت تبشیر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لجنہ اماء اللہ راولپنڈی کے زیر اہتمام

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسوں کا انعقاد

محترمہ جنرل سیکرٹری صاحبہ لجنہ اماء اللہ راولپنڈی

الحمد للہ لجنہ اماء اللہ راولپنڈی کے زیر اہتمام مختلف حلقوں میں اب تک ۱۴ کامیاب جلسہ ہائے سیرۃ النبی ﷺ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ جن میں مجموعی طور پر ۶۸۷ احمدی خواتین اور ۲۰۷ مہمان بہنیں شریک ہو کر مستفیض ہوئیں۔ ان کی مختصر رپورٹ درج ذیل ہے۔

۱۲۔ جنوری ۱۹۸۳ء حلقہ اردو منزل میں ڈاکٹر کوثر تسنیم صاحبہ ایم بی بی ایس (آف کوثر نرسنگ ہوم) کے یہاں ۲ گھنٹے کا اجلاس ہوا۔ جس میں ۵۳ احمدی اور ۱۲ مہمان خواتین نے شرکت کی۔ ۱۳۔ جنوری ۱۹۸۳ء لجنہ اماء اللہ راولپنڈی کا مرکزی سیرۃ النبی کا اجلاس مسجد نور میں ۲ گھنٹے جاری رہا۔ جس میں ۲۲۵ خواتین اور ۳۰ ناصرات نے شرکت کی۔ ۱۶۔ جنوری ۱۹۸۳ء حلقہ پشاور روڈ میں بیگم صاحبہ جنرل بشیر صاحب کے یہاں ۲ گھنٹے اجلاس ہوا۔ جس میں ۴۵ احمدی خواتین اور ۲۰ مہمان خواتین شریک ہوئیں۔ ۱۷۔ جنوری ۱۹۸۳ء حلقہ صدر گوالمنڈی کا اجلاس بیگم مرزا بشیر احمد صاحب کے یہاں ۱½ گھنٹہ جاری رہا جس میں ۳۰ احمدی اور ۳ مہمان خواتین شریک ہوئیں۔ ۱۹۔ جنوری ۱۹۸۳ء کو حلقہ صادق آباد میں بیگم بشریٰ انعام صاحبہ کے یہاں ۲ گھنٹے کا جلسہ ہوا جس میں ۵۲ احمدی اور ۱۲ مہمان خواتین شریک ہوئیں۔

۲۰۔ جنوری ۱۹۸۳ء کو حلقہ چکلالہ کا اجلاس بیگم بشریٰ اقبال صاحبہ کے یہاں ۱½ گھنٹہ ہوا۔ جس میں ۲۱ احمدی اور ۶ مہمان خواتین شریک ہوئیں۔ ۲۰ جنوری ۱۹۸۳ء کو حلقہ ریلوے لائنز کا اجلاس بیگم صاحبہ خواجہ اکرم صاحب کے یہاں ۱½ گھنٹہ کا ہوا۔ جس میں ۱۶ احمدی اور ۹ مہمان خواتین شریک ہوئیں۔

۲۳۔ جنوری ۱۹۸۳ء کو حلقہ سیٹلائٹ ٹاؤن شرقی و غربی کا اجلاس بیگم پیر انوار الدین صاحبہ کے یہاں ۲ گھنٹہ ہوا۔ جس میں ۷۰ احمدی اور ۴۰ مہمان خواتین نے شرکت کی۔

۲۶۔ جنوری ۱۹۸۳ء حلقہ اردو منزل میں دوسرا اجلاس انکم ٹیکس کالونی میں بیگم صاحبہ جلیل عشرت صاحب کے یہاں ۱½ گھنٹہ منعقد ہوا۔ جس میں ۲۶ احمدی خواتین اور ۱۶ مہمان خواتین نے شرکت کی۔ ۳۰۔ جنوری ۱۹۸۳ء حلقہ اصغر مال کا اجلاس بیگم ڈاکٹر نسیم نشاط صاحبہ کے ہاں ۱½ گھنٹہ منعقد ہوا۔ جس میں ۳۲ احمدی اور ۵ مہمان خواتین نے شرکت کی۔

۲۔ فروری ۱۹۸۳ء حلقہ سید پوری گیٹ کا اجلاس بیگم صاحبہ خواجہ عبدالرحمٰن صاحب کے ہاں ۱½ گھنٹہ منعقد ہوا۔ جس میں ۲۵ احمدی اور ۱۰ مہمان خواتین نے شرکت کی۔

۶۔ فروری ۱۹۸۳ء حلقہ سیٹلائٹ ٹاؤن کا دوسرا اجلاس بیگم صاحبہ مرزا نصیر احمد صاحب کے ہاں ۱½ گھنٹہ رہا۔ جس میں ۴۰ احمدی اور ۲۲ دوسری بہنیں شریک ہوئیں۔ اس طرح الحمد للہ ۱۴ جلسوں میں احمدی خواتین کی کل تعداد ۶۸۷ اور دوسری بہنوں کی ۲۰۷ تھی۔ ابھی راولپنڈی کے دیگر حلقوں میں مزید اجلاس سیرۃ النبی ﷺ کے جاری ہیں۔ ۱۷۔ فروری ۱۹۸۳ء حلقہ ملتے کالونی میں جنت بی بی صاحبہ اہلیہ سردار محمد صاحب کے ہاں دو گھنٹے اجلاس منعقد ہوا جس میں ۴۰ احمدی خواتین اور ۲۲ مہمان بہنوں نے شرکت کی۔ ۲۰ فروری ۱۹۸۳ء حلقہ اردو منزل میں بیگم صاحبہ بشیر احمد صاحب (بریگیڈیئر ریٹائرڈ) کے ہاں ۱½ گھنٹہ اجلاس جاری رہا جس میں ۱۲ احمدی اور ۳۰ مہمان خواتین شامل ہوئیں۔ پروگرام کی تفصیل کچھ یوں رہی۔

قرآن کریم کی اُن آیات کی تلاوت کی جاتی رہی۔ جن میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ذکر ہے پھر درثمین سے نظم ؎

"حمد و ثنا اُسی کو جو ذات جاودانی"

پڑھی جاتی پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ کے مختلف پہلوؤں پر چند مضامین پڑھے جاتے۔ درثمین۔ کلام محمود۔ دُرِعدن۔ بخارِ دل سے نعتیہ نظمیں خوش الحانی سے پڑھی جاتی رہیں آخری تقریر مسز سیدہ نسیم سعید صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ راولپنڈی کی ۲۰ سے ۲۵ منٹ کی ہوئی جس میں حضور کا مقام مختلف خطابات مثلاً رحمۃ العالمین۔ شفیع المذنبین۔ رحمتِ نسواں۔ فخرِ رسل خاتم الانبیاء زندہ نبی کے متعلق مختصراً کہا جاتا۔ پھر آپ کی معراج کی فضیلت "دنیٰ فتدلیٰ" کا مقام، کلمہ طیبہ میں خدا تعالیٰ کی توحید کے ساتھ محمد کا نام اور آپ کی رسالت کا ذکر شامل ہونا۔ آپ کے مقام اعلیٰ کی نشاندھی کرتا ہے وغیرہ پھر یہ کہ حضورؐ کے عشق و محبت میں چودہ سو سال سے اظہارِ خیال۔ نظم و نثر کی صورت میں ہو رہا ہے لیکن حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق و محبت میں فنا ہو کر وہ بے مثال اظہارِ عقیدت نظم و نثر میں کیا جواب تک کوئی نہ کر سکا۔ عشقِ رسولؐ کا ایک عظیم ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر حضور کی کتب میں نظر آتا ہے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات عالی قدر پر غیر مسلم اعتراضات اور حملے کرتے اور مرزا صاحب جب تک اُن کے مدلل اور مسکت جواب اپنی کتب میں نہ دے دیتے آپ بے چین اور بیقرار رہتے آپ فرماتے۔ ہماری صلح جنگل کے درندوں سے تو ہو سکتی ہے لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں سے نہیں ہو سکتی۔

پھر صدر صاحبہ خواتین پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات بتاتے ہوئے اُن کو کثرت سے درود پڑھنے کی تلقین کرتیں اور آخر میں کہتیں آیئے ہم دعا کریں۔ کہ اس اجلاس میں آئی ہوئی تمام بہنوں کے دلوں میں خدا تعالیٰ اپنی اور اپنے پیارے نبی اکرمؐ کی سچی محبت بھر دے کہ آپ کی لائی ہوئی تعلیم پر عمل کرنے والی بن جائیں اور بھولی بھٹکی تمام روحوں کو صراطِ مستقیم پر چلنے کی خدا تعالیٰ توفیق دے اور وہ دن جلد آئے جس کا قرآن کریم میں ذکر ہے یعنی عالمگیر غلبۂ اسلام کا دن جب دُنیا میں صرف خدائے واحد کی عبادت ہو اور تمام اقوامِ عالم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھنے والی اور درود و سلام کے تحفے بھیجنے والی بن جائیں۔ سب اسلام کے جھنڈے تلے جمع ہوتے ہیں ہی عافیت اور فلاح پائیں۔ آمین اللھم آمین

پھر دُعا پر اجلاس اختتام پذیر ہوتا۔

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے مہمان خواتین بہت متاثر ہوئیں اور بے حد اچھے خیالات کا اظہار کیا۔ مختلف اختلافی مسائل پر گفتگو بھی ہوتی جن کا صدر صاحبہ تسلی بخش جواب دیتیں۔ لٹریچر بھی مطالعہ کے لئے دیا گیا۔

تمام اجلاسوں کے اختتام پر اہلِ خانہ چائے اور دوسرے لوازمات سے مہمان نوازی کرتے۔ خدا تعالیٰ اُنہیں برکت دے۔ آمین۔

صدر صاحب مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا دورہ لاہور

۲۰ فروری کو ضلع لاہور کے ناظم صاحب نے اپنی مجلس عاملہ کے ممتحمین۔ زعماء اعلیٰ اور زعماء مجالس لاہور نیز ان کے اراکین عاملہ کا اجلاس دار الذکر میں ۴ بجے منعقد کیا۔ مرکزی وفد نے زیر قیادت محترم چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ اس اجلاس میں شرکت کی۔

تلاوت و نظم کے بعد نائب صدر و قائد صاحب تحریک جدید مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب نے مجالس لاہور کی عمومی مساعی کا جائزہ پیش کرنے کے علاوہ قیادتِ تحریک جدید کے کام پر روشنی ڈالی اور تحریک جدید کے سلسلہ میں نئے ٹارگٹ کو حاصل کرنے کے لئے ہدایات سے نوازا

دوسرے نمبر پر مکرم قائد صاحب اصلاح وارشاد مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب منیر نے حاضرین کو اصلاح وارشاد کے کاموں کی اہمیت بتائی اور ہر رکن سے اس کام میں پوری جدوجہد کرنے کی تحریک کی تاکہ اپنے امامِ وقت کے فرمودہ ٹارگٹ کو ہم جلد سے جلد حاصل کر سکیں۔

آخر میں صدر محترم نے جملہ حاضرین کو ترغیب دلائی کہ وقت کا تقاضا یہ ہے کہ سب انصار اصلاح وارشاد کے کام میں اپنی سب صلاحیتوں اور میسر ذرائع کے ساتھ لگ جائیں اس سلسلہ میں مختلف پروگراموں کی آپ نے وضاحت فرمائی۔ آخر میں ناظم صاحب ضلع مکرم عبداللطیف صاحب ستکوہی نے حاضرین کی طرف سے مرکزی وفود اور بالخصوص مکرم صدر صاحب کا شکریہ ادا کیا اور دعا کی درخواست کی کہ خدا تعالیٰ انہیں جملہ ہدایات پر عمل کی توفیق دے دعا پر اجلاس ختم ہوا۔ بعد میں نماز مغرب و عشاء محترم صدر صاحب نے پڑھائیں محترم صدر صاحب نے نظامت ضلع کے نئے دفتر میں حاضر ہو کر کتاب پر دستخط ثبت فرمائے اور مجلس کی کامیابی کے لئے دعا فرمائی

(نامہ نگار خصوصی)

مجلس خدام الاحمدیہ گوئی ضلع کوٹلی کا تربیتی اجلاس

مجلس خدام الاحمدیہ گوئی کا ایک تربیتی اجلاس مؤرخہ ۴ فروری ۱۹۸۳ء کو بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ گوئی میں منعقد ہوا۔ اجلاس کی صدارت مکرم مولوی امام الدین صاحب صدر جماعت احمدیہ گوئی نے کی۔ مکرم محمد رفیق صاحب معتمد ضلع نے مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ مکرم نسیم احمد صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کا عشقِ رسولؐ۔ مکرم منظور احمد صاحب نے السلام علیکم کہنے کی اہمیت، مکرم مولوی اللہ دتہ صاحب معلم وقفِ جدید نے نماز باجماعت کی اہمیت کے موضوعات پر تقاریر کیں۔ مکرم عبدالرحمٰن صاحب قائد ضلع اور مکرم فضل احمد صاحب مربی سلسلہ احمدیہ نے بھی تربیتی اور تنظیمی امور پر تقاریر کیں۔ اس اجلاس میں ۳۵ خدام ۳۰ اطفال ۲۵ انصار اور ۳۰ مستورات نے شرکت کی۔

(مرتبہ۔ عطاء الرحمٰن محمود ــــ ربوہ)

روزنامہ الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں
(مینیجر الفضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ کے مقاصد میں سے ایک مقصد اسلام کے عالمگیر غلبہ کیلئے پروگرام بنانا ہے

(وکیل صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ ربوہ)

تحریک جدید کے وعدے دفاتر کی تخصیص کیساتھ بھجوائے جائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ فرمودہ ۵ نومبر ۱۹۸۲ء کی روشنی میں تحریک جدید کے تمام وعدے دفاتر (اوّل۔ دوم۔ سوم) کی تخصیص نہایت ضروری ہے۔ لہٰذا تمام جماعتہائے احمدیہ سے گزارش ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں کے وعدے بھجواتے وقت ہر وعدہ کے آگے اس کے متعلقہ دفتر کا بھی اندراج فرمایا کریں۔ دفتر سوم کا کام لجنہ اماء اللہ کے سپرد ہے وہ ماشاء اللہ بڑی تندہی سے یہ فرض ادا کر رہی ہیں۔ دیگر ذیلی تنظیمیں بھی تقاضائے وقت کے مطابق کام کریں اللہ تعالیٰ سب کو توفیق سعید بخشے اور اجر عظیم سے نوازے۔ آمین۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

قرارداد تعزیت

جماعت احمدیہ کراچی حضرت مولوی محمد دین صاحب کی وفات حسرت آیات پر اپنے دلی رنج وغم کا اظہار کرتی ہے اور مولا کریم سے دعا گو ہے کہ وہ ذات باری مولوی صاحب مرحوم کے اعلیٰ علیین میں درجات بلند فرمائے اور ان کے جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کو مولوی صاحب مرحوم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

مولوی صاحب مرحوم کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ہونے کا شرف حاصل تھا اور حضور کی زندگی میں ہی نوجوانی کی عمر میں خدمت دین کے لئے زندگی وقف کرنے والوں کی صف اوّل میں شامل ہونے کی سعادت پائی۔ آپ کو اعلیٰ تعلیم یافتہ ہونے کی وجہ سے اس زمانہ کے لحاظ سے دنیاوی ترقیات کے بہترین مواقع حاصل تھے مگر آپ نے دنیا پر لات مار کر دین کی خدمت کو ترجیح دی اور اپنے اس عہد کو کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا اپنے عمل سے ثابت کر دکھایا اور پھر آخری دم تک اس عہد کو پورے اہتمام کے ساتھ نبھایا اور ایک بڑا لمبا عرصہ جو تقریباً پون صدی پر مشتمل ہے نہایت خلوص اور وفاداری کے ساتھ مختلف خدمات سرانجام دیتے رہے حتیٰ کہ باوجود پیرانہ سالی کے صدر صدر انجمن احمدیہ کے اہم عہدہ پر آخری دم تک خدمت دین میں مصروف رہے۔ مولوی صاحب مرحوم ایک بے نفس اور مرنجاں مرنج طبیعت کے مالک تھے۔ نہایت سادہ زندگی بسر کی اور ہر حال میں اللہ تعالیٰ کے شکر گزار بندوں میں شامل رہے آپ کی وفات سے جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک رفیق اور بزرگ صحابی سے محروم ہو گئی ہے اگرچہ یہ خلا اب پُر ہونا ممکن نہیں تاہم دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے خدمت دین میں آپ کے نعم البدل عطا فرما کر اس خلا کو پُر فرمائے۔ آمین

اراکین جماعت احمدیہ کراچی ——— (مرسلہ جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ۔ کراچی)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

گھروں میں سبزیاں اگانے کی طرف توجہ دی جائے

احباب اہالیان ربوہ کی خدمت میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد پیش خدمت ہے کہ احباب اپنے گھروں میں جہاں تک ممکن ہو سکے سبزیاں کاشت کریں اور اپنی غذائی ضروریات کو متوازن بنانے کی کوشش کی جائے۔ تاکہ صحتوں پر خوشگوار اثر پیدا ہو۔

موسم گرما کی سبزیوں کی کاشت کا اب وقت ہے لہٰذا دوست اس طرف متوجہ ہوں۔ احباب کی اطلاع کے لئے یہ بھی عرض کیا جاتا ہے کہ جن احباب کو موسم گرما کی سبزیوں کے بیج کی ضرورت ہو وہ نظارت زراعت سے رابطہ پیدا کریں۔ (نظارت زراعت صدر انجمن احمدیہ)

خدام توجہ فرمائیں

① خدام بھائی میٹرک کے امتحان سے فارغ ہوتے ہی ٹائپ اور شارٹ ہینڈ کلاس میں داخلہ لیں۔
② ٹائپ اور شارٹ ہینڈ سیکھ کر آپ اپنا مستقبل بہتر بنا سکتے ہیں۔

(مہتمم صنعت و تجارت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

★ معاونین خصوصی تحریک جدید بیرون پاکستان

جماعتہائے احمدیہ امریکہ، کے مندرجہ ذیل احباب نے تحریک جدید کے جہاد میں ۱۵۰ ڈالر یا اس سے زائد کا وعدہ کر کے معاونین خصوصی کی صف دوم میں شمولیت کی سعادت حاصل کی ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے اموال ونفوس میں برکت ڈالے اور ہر آن اس کا معین و مددگار ہو۔ (وکیل المال ثانی تحریک جدید۔ ربوہ)

ابوبکر صاحب	۲۶۰ ڈالر	لطیف ملک صاحب	۲۰۰ ڈالر
احمد سعید صاحب	۲۵۰ "	ایم ایم احمد صاحب	۲۰۰ "
منیر جاوید صاحب	۲۴۰ "	عائشہ حکیم صاحبہ	۲۰۰ "
لبن سندرا سچمٹ صاحبہ	۲۴۰ "	سلمیٰ خان صاحبہ	۱۹۲ "
زکیہ حفیظ صاحبہ	۲۴۰ "	محبوب علی حفیظ صاحب	۱۹۰ "
مختار احمد بھٹی صاحب	۲۴۰ "	حبیب شفیق جونیئر صاحب	۱۷۴ "
ڈاکٹر شمیم صاحب	۲۳۰ "	مبشر احمد صاحب	۱۷۰ "
ڈاکٹر میر مبارک احمد صاحب	۲۲۵ "	حسین عزیز صاحب	۱۶۴ "
محمد صادق صاحب	۲۰۵ "	عائشہ شہید صاحبہ	۱۶۰ "
امیر اللہ صاحب	۲۰۴ "	ارشد احمد صاحب	۱۵۰ "
یوسف علی صاحب	۲۰۰ "	اظہر چوہدری صاحب	۱۵۰ "
سید مظہر خلیل صاحب	۲۰۰ "		
سلام جمیل صاحب	۲۰۰ "		

بزرگوں کی قربانیوں کو زندہ جاوید کرنے کی تحریک

جن مخلصین نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی مذکورہ بالا مبارک تحریک پر عمل شروع کر دیا ہے ان کی دو فہرستیں شائع ہو چکی ہیں۔ آج کی قسط میں بغرض دعا مکرم منیجر محمد حنیف صاحب محلہ دارالنصر غربی ربوہ کی پیشکش کا ذکر کیا جاتا ہے جو درج ذیل ہے۔

میاں نظام الدین صاحب دادا	۳۹۴ — ۰۰ روپے
ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب والد	۳۹۴ — ۰۰ "
مولوی محمد الدین صاحب شہید مبلغ البانیہ برادر	۴۸۳ — ۶۰ "
محترمہ ریاض صالحہ صاحبہ مرحومہ دختر	۳۳۴ — ۰۰ "
میزان:۔	۱۶۰۵ — ۶۰ "

یہ رقم صاحب موصوف نے نقد ادا فرما دی ہے۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ۔ ربوہ)

اللہ تعالیٰ کے ساتھ صدق و سداد کا معاملہ کریں

کل آمد پر شرح کے مطابق لازمی چندوں کی ادائیگی کی تحریک فرماتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ ۲۳ جولائی میں فرمایا:۔

"اللہ تعالیٰ جو دینے والا ہے جو رازق ہے اُس کے ساتھ صدق و سداد کا معاملہ کرو۔ تمہاری قربانیاں بھی کام آئیں گی اور ان قربانیوں کے نتیجہ میں تم مزید فضلوں کے وارث بنائے جاؤ گے۔ خدا کی راہ میں خرچ کرنے سے تم کیوں خوف کھاتے ہو۔ یہی تو وہ خرچ ہے جو تمہاری آمد کا ذریعہ ہے اور یہی تو وہ خرچ ہے جو برکتوں کا موجب ہے" (بحوالہ الفضل ۲۸/۸/۸۲)

ناظر بیت المال آمد ——— ربوہ

ناظمین اضلاع و زعماء اعلیٰ مجالس انصار اللہ زیادہ سے زیادہ مجالس انصار کو مرکزی امتحان میں شریک کریں (قائد تعلیم انصار اللہ مرکزیہ)

وقفِ جدید ایک عظیم صدقہ جاریہ ہے جو ردِّ بلیّات کا موجب بنتا ہے (ناظم مال وقف جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعانت الفضل

مندرجہ ذیل احباب نے اعانت الفضل کی مد میں رقوم ارسال کی ہیں قارئین الفضل دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان احباب کے اموال و نفوس میں برکت ڈالے اور بیش از بیش خدمات دینیہ بجالانے کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔ (مینیجر الفضل)

شریف احمد صاحب بانی کراچی	۲۱۰۰/- روپے
مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ فیصل آباد	۸۰۰/- "
بذریعہ بیگم صاحبہ محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ربوہ	۵۳۰/- "
سید محمود احمد صاحب ڈائریکٹر الفرقان موٹرز کراچی	
منجانب محمد یوسف صاحب	۵۰۰/- روپے
الفرقان موٹرز کراچی	۵۰۰/- "
ایس بشیر الدین صاحب	۳۷۵/- "
ناظرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مسعود احمد صاحب خورشید	۳۶۰/- "
ٹھیکیدار بشارت احمد صاحب گجرات	۱۴۰/- "
مبارکہ بیگم صاحبہ سانگلہ ہل	۱۳۵/- "
سید ظہور احمد شاہ صاحب ربوہ	۱۲۵/- "
ڈاکٹر بشیر احمد صاحب ربوہ	۱۲۵/- "
خان محمد شفیع خان صاحب نجیب آبادی کراچی	۱۲۵/- "
چوہدری مشتاق احمد صاحب ظہیر	۱۲۵/- "
عبدالرحیم صاحب سیکرٹری مال جہلم	۱۲۵/- "
سید منور شاہ صاحب	۱۲۵/- "
محمد اشرف صاحب مربی سلسلہ پشاور	۱۲۵/- "
خواجہ عبدالمومن صاحب ربوہ	۱۲۵/- "
عبدالسلام صاحب زرگر ربوہ	۱۲۵/- "
نصر اللہ خان صاحب گوجرانوالہ	۱۲۵/- "
محمد سرور صاحب جاوید عثمان	۱۲۵/- "
رفیعہ صالحہ صاحبہ ربوہ	۱۲۵/- "
غلام فاطمہ صاحبہ اہلیہ اللہ دتا صاحب ٹیلر ماسٹر۔ ربوہ	۱۲۵/- "

اس نیکی میں آپ بھی حصہ لیں

علم حاصل کرنے میں مدد دینے والے کو بھی علم حاصل کرنے والے جتنا ثواب ملتا ہے آپ اپنی کتب ضائع مت کریں بلکہ بک بینک میں جمع کروا دیں تاکہ کتب سے نئے طالبعلموں کی مدد کر سکیں۔

(سیکرٹری خدمت خلق اطفال الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ناظمین اطفال توجہ فرمائیں

کیا آپ اپنی مجلس کا چندہ باقاعدگی سے مرکز بھجوا رہے ہیں اگر نہیں تو اس طرف فوری توجہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مال مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

دعائے مغفرت

میری بڑی ہمشیرہ محترمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ ۲۳ جنوری کو چند روز بیمار رہ کر بعمر ۸۲ سال اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن مرحومہ ایک نہایت مخلص احمدی خاتون۔ نیک دل دعا گو نہایت اعلیٰ درجہ کی عابدہ اور زاہدہ تھیں نماز پنجگانہ فرض کے علاوہ نہایت پابندی سے نماز تہجد ادا کرتی تھیں۔ نہایت دعا گو اور غریب پرور تھیں۔ اپنی زندگی میں انہوں نے ہزارہا بچوں اور بچیوں کو قرآن کریم پڑھایا۔ اُن کی وفات پر چھ صد سے زائد عورتیں اظہار افسوس کرنے کے لئے تشریف لائیں اور مرحومہ کے شاگرد ہونے کا اظہار کیا۔ آخری ایام زندگی میں نماز جمعہ کی تیاری میں غسل خانہ میں کپڑے تبدیل کرتے ہوئے گر گئیں جس کے باعث کمر اور ٹانگ میں چوٹیں آئیں اور ایک ماہ تک صاحب فراش رہیں اور چوٹوں سے تو اللہ تعالیٰ نے آفاقہ عطا فرمایا تو بخار ہو گیا اور بہت تیز جو ۱۰۶ تک پہنچ گیا۔ ۵ بجے شام بے ہوشی طاری ہو گئی اس بیہوشی میں ہی وفات واقع ہو گئی۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے چار لڑکے دو بچیاں پانچ پوتے اور چار پوتیاں چھوڑیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحومہ کے نقش قدم پہ چلتے ہوئے خادم دین بنائے۔ آمین۔

(ڈاکٹر احمد حسن چیمہ۔ چیمہ ہاؤس۔ ٹانڈہ بلڈنگ سٹریٹ ریلوے روڈ گجرات)

ولادت

• میرے بھائی چوہدری منور احمد صاحب محلہ دارالنصر غربی ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے چھ بیٹیوں کے بعد بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے بچے کا نام "شمیم احمد" رکھا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک صالح اور خادم دین بنائے۔ آمین۔

(اہلیہ مولوی مقبول احمد صاحب ڈبیہ مبلغ تنزانیہ)

منتظمین اطفال متوجہ ہوں!

مورخہ ۱۵ اپریل ۱۹۸۳ء کو اطفال کا سائیکل سفر کروائیں اور جو اطفال سائیکل چلانا نہیں جانتے ان کو سکھلانے کا انتظام کریں اور رپورٹ مرکز کو ارسال کریں۔

(سیکرٹری صحت جسمانی اطفال الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

• اہلیہ محترمہ حاجی کریم بخش صاحب آف قمر آباد (سندھ) کی آنکھوں میں تکلیف ہے ان کی کامل و عاجل صحت کے لئے موءثرانہ درخواست ہے۔

(صلاح الدین قمر زعیم مجلس خدام الاحمدیہ دارالصدر جنوبی ربوہ)

• میری والدہ محترمہ عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں بخار اور چھاتی میں درد رہتا ہے بلغم خارج ہونے میں تکلیف ہوتی ہے۔ کمزوری بہت زیادہ ہو گئی ہے احباب جماعت سے ان کی جلد اور کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد شفیع بھٹی معرفت ڈاکٹر فضل الرحمان صاحب بیت الفضل سانگھڑ)

• میری والدہ محترمہ بیگم صاحبہ قاضی رشید احمد صاحب ارشد مرحوم آجکل ٹانگ میں درد اور ضعف قلب کی وجہ سے بیمار ہیں۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

(امین الرشید ہاشمی سرآغا خاں روڈ۔ لاہور)

• محترم شیخ قدرت اللہ صاحب ریلوے برانچ انجینئر لاہور ۱۷ مارچ کو دینہ سے جہلم آتے ہوئے موٹر سائیکل سے گر پڑے جس کی وجہ سے بائیں ٹانگ میں فریکچر ہو گیا اور کچھ خراشیں بھی آئیں۔ ریلوے ہسپتال راولپنڈی میں زیر علاج ہیں احباب جماعت سے شیخ صاحب موصوف کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے

(راجہ عبدالحمید ریلوے کالونی۔ جہلم)

• عاجزہ کے بھائی میجر سید محمود احمد صاحب بیمار ہیں تاحال کراچی کے شفا ہاسپٹل میں زیر علاج ہیں کمزوری بہت بڑھ گئی ہے بھائی جان کی صحت یابی اور سلامتی کے لئے احباب دعا کریں۔

(سیدہ مبارکہ بخاری۔۔ جہلم)

• عاجز کے گھٹنہ میں دو ماہ سے سخت تکلیف ہے رات کو نیند بھی نہیں آتی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ فضل کرے اور مجھے صحت عطا کرے۔ آمین۔

(صوفی محمد ابراہیم جالندھری۔ سرگودھا)

• خاکسار آج کل بعض پریشانیوں میں مبتلا ہے دل اور شوگر کی تکلیف بھی ہے نیز میرے بھائی شیخ جمیل احمد صاحب مینیجر حبیب بنک سیالکوٹ پر ۱۱ جنوری کو دل کا حملہ ہوا تھا۔ اب افاقہ ہے احباب ہم دونوں کی مکمل اور جلد شفایابی کے لئے دعا کریں۔

(شیخ عبدالقدیر دھوبی گھاٹ۔ فیصل آباد)

• کراچی سے ایک خاتون مساجد فنڈ میں رقم بھجواتے وقت مطلع فرماتی ہیں کہ انہیں دیر سے ایگزیما کی شکایت ہے قارئین سے ان کی جلد اور کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے

• مکرم مولوی عبدالرحیم صاحب عارف مربی سلسلہ کے صاحبزادے عزیزم عبدالشکور بغرض ملازمت بیرون ملک جا رہے ہیں قارئین دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں ان کا حافظ و ناصر ہو اور انہیں باعزت روزگار سے نوازے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید۔۔ ربوہ)

• میں کافی عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہوں۔ بخار ہو جاتا ہے جس میں باوجود علاج کے افاقہ نہیں ہوا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔

(شمیم اختر بنت ماسٹر نور محمد صاحب بھٹی بھاجڑا ضلع سرگودھا)

• میرے دو بچوں نے امسال مڈل اور ایک نے بہاولپور بورڈ سے میٹرک کا امتحان دیا ہے۔ احباب سے ان کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ناصر احمد باجوہ چک نمبر ۵۲ ضلع رحیم یار خاں)

• میرا پانچ سالہ بیٹا عزیزم مدثر احمد تین ماہ سے بعارضہ فالج بیمار ہے اور سروسز ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہے اس دوران عزیز کو اپینڈکس کی تکلیف بھی ہو گئی جس کا ۱۴ مارچ کو اپریشن ہوا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے عزیز کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

(مبشر احمد مکان نمبر ۱۵۲ محلہ حسین پورہ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ)

امتحان لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

لجنہ اماء اللہ کے معیار اوّل اور دوم کا امتحان انشاء اللہ یکم مئی کو ہوگا۔ جملہ لجنات پرچے منگوانے کے لئے تعداد سے اطلاع دیں۔ ورنہ بصورت دیگر پرچے ارسال نہیں کئے جائیں گے جس کی طرف سے تعداد کی اطلاع نہیں آئے گی اسے پرچہ نہیں بھجوایا جائے گا۔ نصاب کئی بار الفضل میں بھی شائع کیا جا چکا ہے اور لائحہ عمل میں بھی ہے اگر کسی کو معلوم نہیں تو لکھ کر منگوا لیں۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیئے (مینیجر الفضل)

مرکزی تربیتی کلاس میں ہر مجلس کی نمائندگی لازمی ہے۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

افسرِ حفاظت مکرم ناصر احمد صاحب بہادر شیر انتقال کر گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

ربوہ ۲۳ مارچ نہایت دکھ اور افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے حفاظتی عملے کے سربراہ مکرم ناصر احمد صاحب بہادر شیر کل ۲۲ مارچ صبح کے وقت دل کا دورہ پڑنے سے اچانک انتقال فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے مورخہ ۲۳ مارچ کو دن کے گیارہ بجے جلسہ یوم مسیح موعود کے معاً بعد مسجد مبارک میں تشریف لا کر نماز جنازہ پڑھائی اور اس کے بعد مرحوم کو بہشتی مقبرہ میں سپردِ خاک کر دیا گیا۔

نماز جنازہ اور تدفین میں "جلسہ یوم مسیح موعود" میں شرکت کے لئے آئے ہوئے ہزاروں احباب نے شرکت کی۔ قبر تیار ہونے پر دعا محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب نے کرائی۔

مرحوم ۲۲ مارچ کی صبح تک نہایت تندرست اور ٹھیک ٹھاک تھے فجر کی نماز کے وقت حضور کے پہرہ کی سعادت پائی۔ اس کے کچھ دیر بعد سائیکل پر احمد نگر جاتے ہوئے رستے میں دل کا حملہ ہوا۔ گھر واپس آکر تھوڑی ہی دیر کے بعد انتقال کر گئے مرحوم کو خلافتِ ثالثہ میں بڑا لمبا عرصہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت کا فریضہ ادا کرنے کی سعادت ملی۔ اس دوران انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کے ۱۹۸۰ء کے سفر یورپ، امریکہ، کینیڈا اور افریقہ میں اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے دورہ ۱۹۸۲ء میں ہمراہی کا شرف حاصل کیا۔

مرحوم نہایت اخلاص ذمہ داری لگن اور محنت سے اپنے فرائض کو ادا کرنے والے تھے اپنی ڈیوٹی پوری ذمہ داری سے دن رات کی پرواہ کئے بغیر انجام دیتے نہایت دلیر اور سمجھدار کارکن تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے ایک بار ان کے ایک کارنامے پر خوش ہو کر ان کو بہادر شیر کا خطاب دیا تھا۔ جو پھر ان کے نام کا جزو بن گیا۔

مرحوم کے دو بیٹے مکرم طاہر احمد صاحب اور مکرم احمد محمود صاحب ہیں جو دونوں ہی خدا کے فضل سے واقف زندگی اور جامعہ احمدیہ کے طالب علم ہیں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس نیک وجود کو اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے اور جنت الفردوس میں ان کے درجات کو بلند فرمائے نیز ان کی اہلیہ صاحبہ محترمہ بیٹیوں، بیٹوں اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

"الفضل کی اشاعت دس ہزار تک پہنچانا ہمارے پیارے آقا کی خواہش ہے — یہ بات یاد رکھیئے"

ایک نہایت اہم اعلان

حضرت مسیح موعود کے قریبی ساتھی جو وفات پا چکے ہیں کے حالات زندگی جمع کرنا مطلوب ہے۔ لہٰذا وہ احباب جو ایسے بزرگوں کی اولاد یا رشتہ دار ہوں یا ایسے اہل علم دوست جو ذاتی طور پر کسی صحابی کے حالات زندگی کا علم رکھتے ہوں وہ پوری ذمہ داری کیساتھ صحیح صحیح حالات لکھ کر نظارت ہذا کو ارسال کریں۔ کسی سے سنی ہوئی یا بیان کی ہوئی بات درج نہ کی جائے۔ صرف وہی حالات لکھے جائیں جو لکھنے والے کے ذاتی علم اور مشاہدہ میں آئے ہوں نیز اس کو حق الیقین ہو لکھنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کر لی جائے کہ کوئی غیر صحیح بات ان کے قلم سے نہ لکھی جائے۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

ربوہ کے پراپرٹی ڈیلرز

تحریک جدید کے وسعت پذیر کاموں کے پیش نظر ربوہ کے پراپرٹی ڈیلرز کو تحریک کی گئی کہ وہ کم از کم پانچ ہزار روپیہ چندہ تحریک جدید پیش کریں اور اپنے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی خصوصی دعاؤں کے مستحق ٹھہریں۔ چنانچہ حسب ذیل مخلصین نے لبیک کہتے ہوئے اپنی قربانی کو پانچ ہزار روپیہ تک پہنچایا۔ دیگر مخلصین بھی مسابقت الی الخیرات کی روح کے ساتھ آگے آئیں اور حضور ایدہ اللہ کے توسیعی پروگرام میں حصہ لے کر عنداللہ ماجور ہوں۔

۱۔ مکرم چوہدری غلام احمد صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ۔ ۲۔ مکرم حاجی عبدالسمیع صاحب دارالرحمت شرقی ب ربوہ۔

قارئین کرام سے ان کے لئے خیر و برکت کی دعا کی درخواست ہے۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید)

ولادت باسعادت

خاکسار کے بڑے بھائی مکرم سلطان احمد صاحب ۴۰۸ ڈی شارع فیصل کراچی کے ہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے چوتھا لڑکا پیدا ہوا ہے۔ نومولود کا نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ شفقت "طارق محمود سلطان" تجویز فرمایا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والی لمبی زندگی عطا فرمائے اور خادمِ دین بنائے۔ آمین (مقصود احمد یونائیٹڈ بنک لمیٹڈ ربوہ)

"مجید ٹاؤن" ہاؤسنگ سکیم

باقاعدہ اور باضابطہ منظور شدہ

ہر نقص سے پاک — حق شفع سے مبرّا

اندرون حدود کمیٹی ربوہ۔ مسجد اقصیٰ کے نزدیک۔ ایک طرف ساہی وال روڈ۔ دوسری طرف کانج روڈ سے ملحق کالونی۔ جس میں کشادہ سڑکیں مساجد۔ سکول۔ ڈسپنسری۔ کھیل کے میدان۔ میٹھا پانی۔ بجلی اور دیگر سہولیات میسر ہیں۔ سیم اور کلر سے پاک زمین۔ ترقیاتی سکیم کی تکمیل کی ضمانت۔ اونچی جگہ پُر فضا ماحول

رہائشی پلاٹس ۵ مرلہ۔ ۱۰ مرلہ۔ ۱۔ ۲ کنال پر مشتمل ہیں

رعائتی قیمت پر پلاٹس کی فروخت ۱۵ اپریل ۸۳ء تک جاری رہیگی

خواہشمند احباب اس رعائت سے جلد فائدہ اٹھائیں۔

المشتہر

چوہدری عبدالمجید وڑائچ ایڈووکیٹ دارالصدر غربی ربوہ

اعلان

۲۳ مارچ کو "یوم پاکستان" کی وجہ سے دفتر الفضل میں تعطیل تھی اس لئے اس روز پرچہ شائع نہیں ہوا۔ ایجنٹ حضرات مطلع رہیں۔ (مینیجر الفضل)

مرکز مصالحہ جات

شادی کے لئے خالص مصالحہ جات کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں۔

شکیل کریانہ سٹور رحمت بازار ربوہ

پلاٹ سکینی برائے فوری فروخت

محلہ دارالصدر غربی ربوہ میں دو اور چار کنال کے نہایت موزوں پلاٹ فوری فروخت کیلئے موجود ہیں۔ خواہشمند احباب توجہ فرمائیں اور ہم سے رابطہ قائم کریں۔

مومن اسٹیٹس گول بازار ربوہ

ضرورت ہے

انگریزی اور اردو خوشخط لکھنے والے ایک میٹرک پاس فل ٹائم کلرک کی ضرورت ہے۔

ڈاکٹر صدیقی پوسٹ بکس ۲ میرپور خاص سندھ

مشاورت پر بالمشافہ بات ربوہ میں ہو سکتی ہے